21119 ـ جسم گدوانے اور ابرو كے بال اكھيڑنے ا ور دانت رگڑ كر باريك كرنے كى ممانعت كے دلائل

سوال

عورتوں كا ابرو كے بال اكھيڑنے كے متعلق اسلام ميں كيا حكم ہے، اور اگر ممكن ہو سكے تو اس موضوع كے متعلقہ احاديث بھى ذكر كريں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى نے عورت كے ليے ابرو كے بال اكھيڑنے اور كاٹنا يا زائل كرنا حرام كيا ہے، اور لغت ميں اسے النمص كہا جاتا ہے جو كہ درج ذيل دلائل كى بنا پر حرام ہے:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يہ تو اللہ تعالى كو چھوڑ كر صرف عورتوں كو پكارتے ہيں، اور دراصل يہ صرف سركش شيطان كو پوجتے ہيں

جس پر اللہ تعالى نے لعنت كى ہے، اور اس نے يہ كہہ ركھا ہے كہ ميں تيرے بندوں ميں سے مقرر شدہ حصہ لے كر رہونگا

اور انہيں سيدھى راہ سے بہكاتا رہونگا، اور باطل اميديں دلاتا رہوں گا، اور انہيں سكھاؤں گا كہ جانوروں كے كان چير ديں، اور ان سے كہوں گا كہ اللہ تعالى كى بنائى ہوئى صورت كو بگاڑ ديں، سنو! جو شخص اللہ كو چھوڑ كر شيطان كو اپنا رفيق بنائےگا وہ صريحا نقصان ميں ڈوبےگا النساء (117 ـ 119).

اس آيت ميں شاہد يہ ہے كہ: شيطان مردود لوگوں كو اللہ تعالى كى پيدا كردہ صورت ميں تبديلى كا حكم دےگا، اور بعض مفسرين نے اس كى تفسير يہ كى ہے كہ اس سے مراد جسم گدوانا، اور ابرو باريك كرنا، اور دانت رگڑ كر ان ميں فاصلہ كرنا ہے، جيسا كہ آگے بيان بھى ہو گا.

امام قرطبى رحمہ اللہ اس آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں:

ایك گروہ كا كہنا ہے: یہ جسم گدوانے اور اس كے قائم مقام جو خوبصورت بننے كی كوشش كرنے كے طرف اشارہ ہے، ابن مسعود اور حسن كا یہی قول ہے.

دیكھیں: تفسیر قرطبی (5 / 392).

2 ـ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ:

" اللہ تعالی جسم گودنے، اور جسم گدوانے، اور ابرو كے بال اكھیڑنے، اور خوبصورتی كے لیے دانتوں كو رگڑ كر ان میں فاصلہ كرنے اللہ تعالی كی پیدا كردہ صورت میں تبدیلی كرنے والیوں پر لعنت كرے "

تو یہ قول بنو اسد كی ایك عورت ام یعقوب تك پہنچا تو وہ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ كو پاس آ كر كہنے لگی: آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت كی ہے ؟

تو وہ فرمانے لگے: مجھے كیا ہے كہ میں اس پر لعنت نہ كروں جس پر رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، اور جو كتاب اللہ میں بھی ہے ؟

تو وہ عورت كہنے لگی: میں تو دو تختیوں كے درمیان سارا قرآن مجید پڑھا ہے، اور جو كچھ آپ كہہ رہے ہیں مجھے تو وہ نہیں ملا.

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اگر تو نے واقعتا پڑھا ہوتا تمہیں ضرور مل جاتا، كیا تو نے اللہ سبحانہ و تعالی كا یہ فرمان نہیں پڑھا:

اور جو كچھ تمہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں، تم اسے لے لیا كرو، اور جس سے منع كریں اس سے رك جایا كرو الحشر (7) ؟

تو وہ عورت كہنے لگی: كیوں نہیں میں نے یہ فرمان پڑھا ہے، تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے.

وہ كہنے لگی: میرے خیال میں تیرے گھر والیاں بھی یہ كام كرتی ہیں.

تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما كہنے لگے: جاؤ جا كر دیكھ لو، تو وہ عورت ان كےگھر گئی اور اسے اس طرح كی كوئی چیز نظر نہ آئی.

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے: اگر ایسا معاملہ ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ رہ نہیں سكتی تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4604) صحیح مسلم حدیث نمبر (2125).

امام قرطبی رحمہ اللہ " الوشم " کا معنی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اور وشم ہاتھوں میں ہو سکتا ہے، اور وہ یہ کہ عورت اپنی ہتھیلی کی پشت اور کلائی میں سوئی سے سوراخ کر کے اس میں سرمہ وغیرہ بھر دے تو وہ سبز ہو جائے، تو اس نے وشم کیا، اور یہ واشمہ ہے.

اور المستوشمة: وہ عورت جس کے یہ عمل کیا جائے، الھروی کا یہی قول ہے.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (5 / 392).

اور ابن حجر رحمہ اللہ " النمص " کے معنی میں کہتے ہیں:

" المتنمصات: متنمصة کی جمع ہے.

اور ابن الجوزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: منتمصة نون سے قبل میم یہ الٹ اور مقلوب ہے، اور المتنمصة وہ عورت ہے جو نمص یعنی ابرو کے بال اکھیڑنا طلب کرے.

اور النامصة: وہ عورت ہے جو بال اکھیڑے.

اور النماص: موچنے وغیرہ سے چہرے کے بال اکھیڑنے کو کہا جاتا ہے، اور اسی لیے المنقاش یعنی موچنے کو منماص بھی کہا جاتا ہے.

اور ایك قول یہ ہے کہ: النماص ابرو کو باریك کرنے یا برابر کرنے کے لیے ابرو کے بال زائل کرنے کو النماص کہتے ہیں.

سنن ابو داود میں ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: النامصة: وہ عورت ہے جو ابرو کے بال نوچے حتی کہ وہ باریك ہو جائیں.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 377).

اور المتفلجات کے معنی میں کہتے ہیں:

المتفلجات: متفلجة کی جمع ہے، اور یہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو دانتوں کے مابین فاصلہ کروائے یا کرے.

الفلج: فاء اور لام اور جیم کے ساتھ: اس کا معنی سامنے والے دو دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنا ہے.

اور التفلج: یہ دو ملے ہوئے دانتوں کے درمیان ریتی وغیرہ سے رگڑ کر فاصلہ کیا جائے، اور یہ عام طور پر سامنے والے دو یا چار دانتوں کے میں ہوتا ہے، اور عورت کے دانتوں میں یہ خوبصورت اوراچھا محسوس کیا جاتا ہے، ہو سکتا ہے یہ اس عورت نے خود کیا ہو جس کے دانت آپس میں ملے ہوئے تھے تا کہ وہ متفلجۃ یعنی دانتوں میں فاصلہ والی بن جائے، اور بعض اوقات بڑی عمر کی عورت بھی ایسا کرتی ہے تا کہ کم عمر کی نظر آئے؛ کیونکہ غالبا چھوٹی عمر کی عورت کے دانتوں میں فاصلہ ہوتا ہے، اور بڑی ہو کر آپس میں مل جاتے ہیں "

دیکھیں: فتح الباری (10 / 372).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور یہ سب امور کے فاعل پر احادیث میں لعنت کی گئی ہے، اور یہ کبائر میں شامل ہوتے ہیں، اور جس معنی کی بنا پر اس سے منع کیا گیا ہے اس میں اختلاف ہے:

ایك قول یہ ہے کہ: یہ تدلیس اور چھپاؤ کی بنا پر ہے.

اور ایك قول یہ ہے کہ: اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کی وجہ سے ہے، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے، اور صحیح بھی یہی ہے، جو کہ پہلےمعنی کو بھی متضمن ہے.

پھر ایك قول یہ بھی ہے کہ: یہ اس سے منع کیا گیا ہے جو باقی رہے؛ کیونکہ یہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی میں سے ہے، لیکن اگر باقی نہ رہے بلکہ ختم ہو جائے مثلا سرمہ یا عورتیں جس سے بناؤ سنگھار کرتی ہیں، تو علماء نے اس کی اجازت دی ہے.

دیکھیں: تفسیر قرطبی (5 / 393).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13744) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .